اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

The ALFAZL QADIAN

الفضل قادیان

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ۱ر

ایڈیٹر غلام نبی

نمبر ۲ مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۱۷ر محرم ۱۳۴۷ ہجری جلد ۱۶

درس القرآن میں شریک ہونیوالے احباب کیلئے اعلان

جن اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے درس القرآن میں شریک ہونے کیلئے اپنے نام بھیجے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے نیز ان اصحاب کے لئے جو اب شامل ہونا چاہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ درس القرآن انشاء اللہ ۱ر اگست ۱۹۲۸ء سے شروع ہو جائے گا۔ ملازمت پیشہ اور کاروباری اصحاب کو ابھی سے انتظام کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ فارغ ہو کر اس تاریخ تک قادیان پہنچ سکیں۔ علاوہ ازیں غیر احمدی اصحاب کو بھی ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ان کو بتانا چاہیئے۔ کہ اگر مسلمان قرآن کریم کی تعلیم سے واقف ہو جائیں۔ اور اس کی خوبیوں سے آگاہ۔ تو وہ دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

درس القرآن انشاء اللہ ایک ماہ جاری رہیگا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کوشش فرمائیں گے۔ کہ اس عرصہ میں دس پاروں کا درس ختم ہو جائے۔ یہ ایک بہترین موقعہ ہے جس سے نہ صرف ہماری جماعت کے اصحاب کو خود پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے اہل علم اور سمجھدار مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ لانا چاہیئے۔ ایسے اصحاب کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا جائے گا۔ اگر غیر مسلم اصحاب بھی آسکیں۔ تو ان کو لانے کی بھی پوری کوشش کرنی چاہیئے ؎

مدینۃ المسیح

یکم جولائی۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مبلغ لندن بخیریت بغداد پہنچ گئے ہیں۔ اور ۹ر جولائی ۱۹۲۸ء کو وارد کراچی ہونگے۔

۳۰ر جون ۱۹۲۸ء ۷ بجے شام مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مولودہ کو سعادت اور درازیٔ عمر عطا کرے۔ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین ؎

جناب سیٹھ حسن صاحب یادگیر (حیدر آباد) جو ہمراہی جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی غرض سے ڈلہوزی تشریف لے گئے تھے۔ واپس دارالامان پہنچ گئے ہیں ؎

وصیتیں

۲۷۶۶ میں عبدالرشید ولد غلام نبی شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن محلہ مذہب گڑھ شہر سیالکوٹ ڈاکخانہ سیالکوٹ تحصیل و ضلع خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۲۸۰ روپیہ ماہوار ہے۔ فقط والسلام العبد۔ عبدالرشید ولد سید غلام نبی شاہ شہر سیالکوٹ سرویر ریلوے ڈیپارٹمنٹ گواہ شد:۔ محمد حسین ولد صوبے خاں قوم جٹ باجوہ ساکن تلونڈی بخشی تحصیل پسرور حال سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد:۔ محمد شریف ولد حسین قوم گوندل حال نقیب انجمن سیالکوٹ شہر

۲۷۷۳ میں لال الدین ولد امام الدین قوم کشمیری عمر ۴۰ سال ساکن سیالکوٹ شہر ڈاکخانہ سیالکوٹ تحصیل و ضلع خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ غیر منقولہ جائداد ایک مکان دو منزلہ واقعہ محلہ ٹبہ شہر سیالکوٹ مالیت دو ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت قریب ۲۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جاوے گا۔ گواہ شد:۔ روشن الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت و محاسب جماعت احمدیہ العبد:۔ لال الدین ولد امام الدین قوم کشمیری بھٹی محلہ ٹبہ شہر سیالکوٹ بقلم خود گواہ شد:۔ فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ باجوہ سکنہ تلونڈی عباس خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال محرر لوکل فنڈ سیالکوٹ بقلم خود۔

۲۸۳۳ میں غلام محمد ولد عمر الدین قوم ارائیں ساکن مچھرالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مال مویشی دو صد روپیہ کا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ عنقریب داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں گا۔ میری ماہوار آمد ۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بعد وصیت حصہ آمد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۵ر اپریل ۱۹۲۸ء العبد احقر العباد غلام محمد ورنیکلر ٹیچر مچھرالہ گواہ شد:۔ بقلم خود سید لال شاہ مدرس مدرسہ میراں پور گواہ شد:۔ خاکسار کرم الٰہی ولد عمر الدین سکنہ کرم پورہ

۲۷۲۱ میں بشیر احمد ولد شیخ مشتاق حسین قوم شیخ قانونگوئے ساکن گوجرانوالہ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ وکالت کی آمدنی پر میرا گزارہ ہے۔ اندازاً ماہوار آمدنی ۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی)۔ المرقوم ۱۱ العبد بشیر احمد عفا اللہ عنہ بی۔ اے (آنرز) ایل۔ ایل بی وکیل گوجرانوالہ بقلم خود موصی گواہ شد:۔ بقلم خود عطاء الٰہی بیوپاری احمدی حال وارد گوجرانوالہ ۱۱ گواہ شد:۔ بقلم خود عنایت اللہ احمدی قریشی ساکن ترگڑی حال وارد گوجرانوالہ ۱۱

۲۶۱۰ میں محمد شاہ ولد حضرت شاہ قوم اخوانزادہ عمر ۳۲ سال ساکن دیوبیان تحصیل صوابی ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر اپریل ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سردست میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی ۸۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خاکسار محمد شاہ احمدی حال ملازم ایڈورڈ ہائی سکول پشاور۔ گواہ شد:۔ عبدالمجید احمدی سب انسپکٹر پولیس دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پشاور۔ گواہ شد:۔ قاضی فضل الٰہی احمدی دیکسینیٹر ضلع پشاور

۲۸۳۶ میں محمد عثمان ولد میاں محکم الدین قوم خوجہ عمر ۲۸ سال حال ساکن فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۹۰ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد موصی محمد عثمان بقلم خود گواہ شد الٰہی بخش کلرک قلعہ میگزین فیروزپور گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور۔ ۱۹ر اپریل ۱۹۲۸ء

۲۸۱۰ میں زینب بی بی زوجہ محمد عبداللہ سگینلر قوم ککے زئی ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے فوت ہونے پر جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں گی۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ تین صد روپیہ (۲) یکصد روپیہ نقد (۳) زیور طلائی ۱۳ تولہ ۹ ماشہ ہے۔ العبد موصیہ زینب بی بی گواہ شد:۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ گواہ شد:۔ محمد حکم طبیب احمدی دہنی دیو۔ بقلم خود

۲۸۱۸ میں زینب بی بی زوجہ منشی نورالدین صاحب قوم آوان عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن حال قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ر فروری ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت زیور قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو مجھے مہر میں ملا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر میری وفات کے بعد کوئی اور مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کو حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیا جاویگا۔ کاتب الحروف نواب الدین سیکرٹری وصایا راولپنڈی۔ العبد:۔ زینب بی بی صاحبہ زوجہ منشی نورالدین صاحب راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ خاکسار فرزند علی خاں امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ نورالدین خاوند موصیہ راولپنڈی

۲۷۸۷ میں رحیم بی بی بیوہ چوہدری محمد اسمٰعیل خاں مرحوم قوم راجپوت عمر ۵۰ سال بیعت نومبر ۱۹۰۵ء ساکن آلووال حال ساکن گورداسپور ننگل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ر جنوری ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد ۱۰۰ روپیہ نقد ہے۔ ۶ر جنوری ۱۹۲۸ء بقلم سعید علی خاں پسر موصیہ گواہ شد:۔ سعید علی خاں احمدی پسر موصیہ بقلم خود العبد:۔ رحیم بی بی موصیہ گواہ شد:۔ فضل احمد پسر موصیہ بقلم خود سکنہ گورداسپور ننگل۔

۲۸۴۲ میں (ڈاکٹر) بشیر احمد احمدی ولد منشی سراج دین صاحب احمدی قوم رائیں پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن خانپور تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر اپریل ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں البتہ میں ڈاکٹری کی پریکٹس کرتا ہوں۔ اس کی آمدنی تو ہے مگر مقرر نہیں کرسکتا۔ تاہم اندازاً ماہوار کبھی ۵۰ کبھی ۶۰ یا زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ فقط بشیر احمد احمدی بقلم خود گواہ شد:۔ محمد شریف احمدی عفا عنہ کلرک آرڈیننس ڈپو کانپور گواہ شد:۔ محمد عثمان احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ کانپور۔

۲۸۰۹ میں محمد ثناء اللہ ولد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خاں صاحب قوم بٹ ساکن کڑیانوالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۵۵ شلنگ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد:۔ بقلم خود محمد انشاء اللہ احمدی برادر موصی جنجا ۹ر فروری ۱۹۲۸ء العبد:۔ محمد ثناء اللہ ڈسٹرکٹ انجینئرز آفس جنجا یوگنڈا (افریقہ) گواہ شد:۔ بقلم خود خاکسار بدرالدین احمد عفا اللہ عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجا ۹ر فروری ۱۹۲۸ء

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۲۹ر جون - اطلاع ملی ہے۔ کہ ہاتھرس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سخت ہنگامہ ہؤا۔ جس کے نتیجے میں متعدد ہندو اور مسلمان زخمی ہوئے۔ بعض سرکردہ اشخاص۔ سب ڈویژنل افسر اور پولیس کی بروقت آمد پر صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ شہر میں تمام دوکانیں بند ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہو چکا ہے۔ اور لاٹھی لے کر چلنا ممنوع ہے۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ فساد غلط فہمی کی وجہ سے شروع ہؤا۔ اور بظاہر تنقض امن کی کوئی وجہ نہیں۔ شہر کے سرکردہ اصحاب کو سپیشل پولیس افسروں کے اختیارات دے کر مختلف مقامات پر متعین کر دیا گیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مفاہمت کے لئے صورت پیدا ہو گئی ہے اور اب کسی امر کا اندیشہ نہیں +

حکومت پنجاب نے محکمہ مال کی سفارش پر تحصیل منٹگمری کی ان اراضیات کے لگان اور آبیانہ کا نصف حصہ معاف کر دیا ہے۔ جن کی کاشت یکم دسمبر ۱۹۳۷ء کے بعد عمل میں آئی معافی صرف ان اراضیات کے لئے مخصوص ہے جنہیں تمام قواعد کی رُو سے سالم یا نصف معافی ابھی تک نہیں ملی۔ باقی ضلع میں معافی دینے کے متعلق کوئی رپورٹ پیش نہیں ہوئی۔

پونا ۲۹ر جون۔ آج سیواجی کے بت کا دھڑ گوبر میں لتھڑا ہؤا پایا گیا۔ اس کے گلے میں جوتوں کا جوڑا تھا۔ ایک ترکی ٹوپی پاس ہی پڑی ہوئی تھی +

شملہ ۲۰ر جون۔ مرکزی اور صوبجاتی مجالس مقننہ کے مسلمانوں کی ایسوسی ایشن نے آج ملک فیروز خاں کے بنگلہ پر بند کمرہ میں اجلاس منعقد کیا۔ سر عمر حیات خاں ٹوانہ۔ سر محمد اقبال۔ مسٹر اے ایچ غزنوی۔ ڈاکٹر سہروردی اور ملک فیروز خاں نون شامل جلسہ ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مختلف اسلامی انجمنوں اور اداروں سے جو تجاویز پیش ہوئی ہیں۔ ان پر بحث و مباحثہ ہؤا۔ تاکہ سائمن کمیشن کے روبرو پیش کرنے کے لئے مسودہ تیار کیا جا سکے +

مدراس ۲۸ر جون۔ مسٹر دانیال تھامس۔ ایم۔ ایل سی نے ہندوستانی عیسائیوں کی طرف سے سائمن کمیشن کو ایک یادداشت بھجوائی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ صوبجاتی حکومت خود اختیاری کے لئے حقوق انتخاب کی توسیع کا مطالبہ نہیں کیا جاتا۔ بلکہ عام انتخاب کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن مسلمانوں غیر برہمنوں اور عیسائیوں کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔ اور چھوٹی اقوام کے لئے جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب مقرر کئے جائیں +

کلکتہ ۲۹ر جون۔ فارورڈ کا ایک بحری تار مظہر ہے۔ کہ مسٹر محمد علی صاحب جس وقت انگلستان پہنچے۔ تو ان کے تمام بکسوں اور کپڑوں کی تلاشی لی گئی۔ نیز اُن کے جیب کا غذات اور چٹھیاں بھی دیکھی گئیں +

راولپنڈی ۲۷۔ جون۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ مردان اور دوسرے اضلاع کی رپورٹیں مظہر ہیں۔ کہ فصلوں کی ناکامی کی وجہ سے زرمالیہ کی معافی کے لئے متعدد جلسے منعقد ہو چکے ہیں۔ اور ٹیکسوں کی عدم ادائگی کی تحریک زور پکڑ رہی ہے

بمبئی ۲۹۔ جون۔ ہڑتالیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ایک مل کے دروازہ پر عورتوں کو پکٹنگ کے لئے مقرر کر دیا جائیگا ان عورتوں کے ہاتھ میں جھاڑو ہونگی۔ جو مزدور مل میں جانا چاہیگا۔ ان کی جھاڑو سے گت بنائی جائے گی +

لاہور ۲۶ر جون۔ پنجاب یونیورسٹی سینٹ کے اجلاس منعقدہ جمعہ گذشتہ میں سنہ ۱۹۳۰ء میں ہونے والے امتحان الیف۔ ای۔ ایل اور سنہ ۱۹۳۱ء میں ہونے والے امتحان ایل ایل۔ بی کے نصاب کو بالکل تبدیل کر دینے کے علاوہ ایک اہم فیصلہ یہ کیا گیا۔ کہ آئندہ ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری پاس کرنے کے بعد وکالت کی سند حاصل کرنے سے پہلے ہر ایک امیدوار کو کم از کم ایک سال تک کسی وکیل کے ساتھ کام سیکھنا ہوگا +

ممالک غیر کی خبریں

شنگھائی ۲۵ر جون۔ جنرل سانگ ٹنگ افواج مقیم ٹنگ شان کے سپہ سالار اعظم نے ایک لاکھ ڈالر کی ادائیگی کے لئے مجلس ایوان تجارت کے ارکان کو بطور یرغمال رکھ لیا ہے برطانی افواج بغیر کسی مزاحمت کے ٹنگ شان میں داخل ہو گئی ہیں +

لنڈن یکم جون۔ فری پریس کا نامہ نگار مقیم لنڈن رقمطراز ہے۔ کہ مسٹر دی۔ جے۔ پٹیل صدر اسمبلی نے باردولی ستیاگرہ کے لئے ایک ہزار روپیہ ماہوار دینے کا جو وعدہ کیا ہے۔ اس نے متعدد ولایت کے اخبارات میں ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ ڈیلی میل اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ مسٹر پٹیل سے استعفےٰ طلب کیا جائے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ وائسرائے ہند مسٹر پٹیل سے استعفےٰ طلب کریں گے +

کابل سے تازہ خبر یہ آئی ہے۔ کہ شہریار و ملکہ افغانستان کا کابل میں داخلہ بوجہ محرم الحرام تین دن تک ملتوی رہے گا۔ آپ یکم جولائی کو جلوس کے ساتھ کابل میں داخل ہونگے۔ اور اگلے روز آپ کے اعزاز میں دفتر خارجیہ افغانستان کی طرف سے شاہانہ ضیافت دی جائے گی۔ اس کے بعد اور بھی ضیافتیں ہوں گی +

لنڈن ۲۷۔ جون۔ اسکاربرو اور نیو کاسل کے درمیان ایک مسافر گاڑی مال گاڑی سے ٹکرائی۔ جس سے دس آدمی ہلاک اور تئیں زخمی ہوئے +

لنڈن ۲۷ر جون۔ آج جنرل کونسل ٹریڈ یونین کانگریس کا اجلاس اس غرض سے منعقد ہؤا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کیا جائے۔ کہ مانڈ کے گروہ سے گفت و شنید کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ یا منقطع کر دیا جائے۔ مسٹر ہکس اس کونسل کے صدر تھے۔ آپ نے تحریک پیش کی۔ کہ تمام گفت و شنید بند کر دی جائے۔ مسٹر جے کک نے اس تحریک کی تائید کی۔ لیکن کونسل نے اس تحریک کو کثرت رائے سے نامنظور کر دیا۔ اس پر مسٹر کک اور مسٹر تھامس کے درمیان گرما گرم گفتگو شروع ہو گئی۔ اور آخر ہاتھا پائی کی نوبت پہونچی۔ مسٹر کک نے باآواز بلند کہا۔ کہ مسٹر تھامس ایک دروغگو آدمی ہے۔ اس پر جھگڑے نے تشویشناک صورت اختیار کر لی +

دلچسپ معلومات

راہیو وسٹا میں ایک مکان سارے کا سارا بوتلوں سے بنا ہؤا ہے۔ بیر (بینڈ) کی بوتلیں اس میں اینٹوں کی جگہ استعمال کی گئی ہیں۔ اور چونے یا سیمنٹ کی جگہ گارا لگایا گیا ہے۔ یہ بیس فٹ لمبا۔ اور سولہ فٹ چوڑا ہے۔ اور دو کمروں پر مشتمل ہے۔ سارے مکان کی تعمیر میں دس ہزار بوتلیں خرچ ہوئیں۔

ناروے میں چیچک کا ٹیکہ لگوانا لازمی نہیں۔ کسی کی مرضی ہے۔ ٹیکہ لگائے۔ مرضی ہے نہ لگائے۔ لیکن رائے دہندگی کے خصائص میں ٹیکہ شامل کر لیا گیا ہے۔ اگر انتخاب کے وقت کوئی شخص ووٹ دینے کے لئے جائے۔ اور اس نے ٹیکہ نہ لگایا ہؤا ہو۔ تو اسے ووٹ دینے سے محروم کر دیا جائے گا۔ اور جب تک ٹیکہ نہ لگوائے گا۔ ووٹ دینے کا حقدار نہ ہوگا +

ایشیا میں سپاوتز نامی ایک قبیلہ ہے۔ جس کا کوئی فرد مر جائے۔ تو اس کے دفن کے لئے جگہ کے انتخاب میں انڈے سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً جو جگہ تجویز ہو۔ اس پر انڈا پھینکتے ہیں اگر انڈا ٹوٹ جائے۔ تو اس جگہ دفن نہیں کرتے۔ اور دوسری جگہ تجویز کرتے ہیں۔ وہاں بھی انڈا پھینکتے ہیں۔ اور اگر نہ ٹوٹے۔ تو وہاں دفن کر دیتے ہیں۔ ورنہ اسی طرح نئی نئی جگہیں تجویز کرتے رہتے ہیں مردہ اس وقت تک پڑا رہتا ہے +

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

ایک احمدی خاتون کی پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی میں شاندار کامیابی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مسلم خواتین کی اعلےٰ تعلیم کا جس قدر خیال ہے۔ اور جتنی آپ اس طرف توجہ فرما رہے ہیں۔ اس کا ایک نہایت خوشگوار نتیجہ یہ بھی رونما ہو رہا ہے۔ کہ بعض بال بچوں والی خواتین بھی باوجود گھر کے انتظام اور بچوں کی پرورش اور تربیت کے اہم فرائض ادا کرنے کے تعلیم میں بھی ترقی کر رہی ہیں۔ انہی خواتین میں سے ایک جناب میر محمد اسحاق صاحب کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ جنہوں نے امسال پرائیویٹ طور پر تیاری کر کے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی میں شمولیت اختیار کی۔ اور اب امتحان مولوی کا نتیجہ نکلنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے انہوں نے نہایت شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ یعنی یونیورسٹی میں سب سے اول نمبر پر پاس ہوئی ہیں۔ انہوں نے ۴۱۹ نمبر حاصل کئے ہیں۔ جو اس درجہ کا امتحان پاس کرنے والے اور کسی نے حاصل نہیں کئے۔

ہم تمام جماعت کی طرف سے محترمہ موصوفہ اور ان کے سارے خاندان کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ انہیں مزید کامیابی عطا فرمائے۔ اور اپنی بہنوں کی تعلیمی لحاظ سے خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

جناب میر محمد اسحاق صاحب خصوصیت سے قابل مبارکباد ہیں۔ جنہوں نے اپنی اہلیہ محترمہ کو تعلیم حاصل کرنے میں مدد دیکر دوسرے اصحاب کے لئے نہایت قابل تعریف مثال قائم کی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی دینی و دنیوی بہتری اور بھلائی کے لئے تجاویز سوچنے اور ان پر عمل کرانے میں اس قدر منہمک رہتے ہیں۔ کہ آپ کی تحریر و تقریر اور گفتگو میں کسی نہ کسی رنگ میں اس کا تذکرہ رہتا ہے۔ ذیل میں حضور کے چند تازہ اشعار درج کئے جاتے ہیں۔ ان میں بھی نہایت لطیف پیرایہ میں اسی درد کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کی موجودہ افسوسناک حالت کی وجہ سے حضور کو بے تاب رکھتا ہے۔

اِک عُمر گذر گئی ہے۔ روتے روتے
یارانِ وطن یہ خوابِ جنّت کس کام
آتا ہے۔ تو اب گُنہ میں لُطف آتا ہے
کیا کعبہ کو جاؤ گے تبھی تم جس وقت
چھانا کئے سب جہاں کو ان کی خاطر
دیکھا نہ! نگاہِ یار پالی ہم نے

دامانِ عمل کا داغ دھوتے دھوتے
دوزخ میں پہنچ چکے ہو سوتے سوتے
نوبت یہ پہنچ گئی ہے ہوتے ہوتے
تھک جاؤ گے کشتِ ظلم بوتے بوتے
جب دیکھا تو دیکھا ان کو سوتے سوتے
فرقت میں حواس و ہوش کھوتے کھوتے

الفضل کا "خاتم النبیین نمبر" دوبارہ چھپ گیا

آرڈروں کی تعمیل زور شور سے ہو رہی ہے

خاتم النبیین نمبر کی نسبت جسقدر آرڈر رکے پڑے تھے۔ اور ہم پہلے ایڈیشن میں ان کی تعمیل نہ کر سکے تھے۔ اب ان کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ مزید درخواستوں کا انتظار ہے۔ کیونکہ کافی تعداد میں یہ نمبر تیار ہے جس میں مردوں اور عورتوں کے مضامین حضرت نبی کریم صلعم کے فضائل پر درج ہیں۔ یہ مجموعہ اپنے احباب کو تحفہ دیجئے۔ اپنے مذہب و بانی مذہب کے سوانح سے ناواقف مسلمانوں میں تقسیم کیجئے غیر مذاہب کے نیک دل اصحاب میں بانٹئے۔ تاکہ ان کو ہمارے نبی کی شان معلوم ہو۔ اگر دفعہ پوری سرگرمی کے ساتھ اس کی اشاعت میں حصہ لیں۔ تو ایک ہفتہ میں تمام چھپا ہوا اخبار نکل سکتا ہے۔ مدراس، بنگال، بہار، بمبئی اور یو۔ پی کے دوستوں نے پہلے اتنا حصہ نہیں لیا وہ اب مہربانی فرما کر توجہ دیں۔ اور ثواب حاصل کریں۔ علاوہ ازیں کے جن میں جوش حق کی پیاس پیدا ہو گئی ہے۔ اور آنحضرت صلعم کے فضائل کی ایک جھلک مقامی لحاظ سے دکھائی ہے۔ اب عالمگیر اثر کے اعتبار سے الفضل کے اس نمبر پر ملاحظہ و مطالعہ کرائیں۔ قیمت ۴ر فی پرچہ ہے۔ محصول ڈاک بھی اپنے ذمہ لے لیا ہے اس کے علاوہ کوئی کمیشن نہیں دیا جائیگا۔ ایک دو پرچے منگوانے ہوں۔ تو ٹکٹ بھجوا دئے جائیں زیادہ کیلئے وی۔ پی کی اجازت آنی چاہیئے۔ (منیجر الفضل)

الفضل کے سالانہ وی پی

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگلا الفضل ان احباب کرام کے نام وی۔ پی ہوگا۔ جن کا چندہ سالانہ یا ششماہی جلد ۱۵ کے ساتھ ختم ہو گیا۔

وی۔ پی واپس کرنے والوں کے نام سے اخبار بند رہے گا۔ جب تک قیمت بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا اجازت وی۔ پی وصول نہ ہو جائے۔ اس موقعہ پر احباب کو خاص توجہ و مہربانی سے کام لے کر وی۔ پی وصول کر لینے چاہئیں تاکہ خریداروں میں کمی نہ آئے۔ جن کے زیادہ کرنے کے لئے میں اپیل کر چکا ہوں۔ اور حالات کا تقاضا ہے۔ کہ احباب توسیع اشاعت الفضل کے لئے خاص جد و جہد فرمادیں۔ منیجر الفضل

ضروری اعلان نظارت بہشتی مقبرہ

مئی ۱۹۲۸ء سے جدید کھاتہ حصہ آمد کھولا گیا ہے۔ اور ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء تک تمام موصیوں کے حسابات کئے جا رہے ہیں۔ جن کے نام بقائے ہیں۔ ان کے نام پر بقائے درج کئے جا رہے ہیں حسابات کی صفائی اور درستی کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مئی ۱۹۲۸ء کی آمدنی کا حصہ جو احباب بھیجیں وہ بالخصوص تشریح کر کے لکھیں کہ مرسلہ رقم مئی ۱۹۲۸ء کی آمد کا حصہ ہے۔ بقایا داروں کے نام فرداً فرداً اطلاعیں بھیجی جا رہی ہیں

محمد سرور شاہ سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں احمدی

امسال مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں گیارہ احمدی طلبا مختلف امتحانات میں شریک ہوئے تھے۔ نہایت خوشی کا مقام ہے۔ کہ ان میں سے دس کامیاب ہو گئے ہیں۔ جن کے نام معہ اس امتحان کے جسے انہوں نے پاس کیا ہے درج ذیل ہیں:

۱۔ گل محمد خاں صاحب ایل ایل۔ بی۔
۲۔ سید محمود اللہ شاہ " بی۔ ٹی
۳۔ سید سمیع اللہ " بی۔ ٹی
۴۔ ملک کرم الٰہی صاحب۔ ایل ایل بی (پہلا سال)
۵۔ محمد یوسف صاحب۔ بی اے (جونیر)
۶۔ عبد الرحمن صاحب بی اے (جونیر)
۷۔ عبد الحی صاحب ایف اے
۸۔ محمد نواز صاحب ایف اے
۹۔ صدیق اکبر صاحب ایف اے
۱۰۔ محمد محمود صاحب ایف۔ اے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۶ جولائی ۱۹۲۸ عیسوی | جلد ۱۶

جماعت احمدیہ کیلئے خدمت اسلام کا ایک اور موقعہ

خدمت اسلام اور اشاعت دین ایک ایسی سعادت ہے جو بغیر خدا تعالےٰ کے فضل افضال کے کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی۔ اس وقت صفحۂ دنیا پر کروڑوں مسلمان آباد ہیں۔ جن میں بادشاہ۔ نواب۔ رؤسا اور بڑے بڑے دولتمند بھی موجود ہیں۔ مگر کسی کو یہ سعادت حاصل نہیں۔ کہ وہ دین فطرت کی کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت بھی بجا لا سکے۔ اور اس کی خاطر کوئی معمولی سے معمولی قربانی بھی کر سکے۔

جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے اس فضل و کرم اور اپنی خوش قسمتی پر بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے محبوب اور مقدس مذہب کی خدمت کے لئے اس کو چن لیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی آواز پر لبیک کہنے کے باعث اس کو موقع بہم پہنچایا۔ کہ وہ مقدور بھر کوشش کرے۔ اور ہر قسم کی قربانیاں کرکے اسلام کے نام کو چار دانگ عالم میں بلند و بالا کر سکے۔

مخالفین صدہا سال کے بعد اسلام کے تن مردہ میں دوبارہ زندگی کے آثار اور اس کی روز افزوں ترقیات کو دیکھکر اس کی مخالفت کیلئے اپنی تمام طاقت اور قوت صرف کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا کر دنیا میں ضلالت و گمراہی پھیلا دیں۔ اور وہ چونکہ مالدار اور صاحب ثروت ہیں۔ اس لئے اپنے اس ناپاک پروپیگنڈا کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ ان کی معاندانہ سرگرمیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ اور کام کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ اس لئے اس یقین اور ایمان کے باوجود کہ آخرکار اسلام کی فتح ہوگی۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ جماعت کی مالی حالت کو مضبوط تر کیا جائے۔ تا روپیہ کی کمی کے باعث نہایت ضروری اور اہم کام معرض التوا میں نہ پڑے رہیں۔ اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں مالی مشکلات کے باعث روکاوٹیں نہ پیدا ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کی دین حنیف کے لئے قربانیاں آج روئے زمین پر عدیم النظیر اور فقید المثال ہیں۔ اور آج مخالف و موافق متفق اللفظ ہو کر ان کی تحسین کر رہے ہیں۔ لیکن اخراجات کی کثرت اور اسلام کی حالت ابھی ان میں بہت کچھ اضافہ کی مقتضی ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو ہر آن ہماری روحانی ترقیات کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اور جو ہر گھڑی اس بات کے لئے فکرمند رہتے ہیں۔ کہ ہم خدمت اسلام کی سعادت سے بہرۂ وافر حاصل کرکے دین و دنیا میں سرخرو ہو سکیں۔ اشاعت اسلام کے کام کو زیادہ وسیع اور مؤثر طریق پر چلانے کیلئے اور انجمن کی مالی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سالہائے ماسبق کی طرح امسال بھی تحریک کی ہے۔ کہ احباب جماعت اپنی ماہوار آمدنی کا تیس فیصدی بطور چندہ خاص ادا کریں۔ اور جو لوگ مالی تنگی کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہ ۲۵ فیصدی ہی دیدیں۔ اور زمیندار احباب علاوہ ۲½ سیر فی من پیداوار پر ادا کرنے کے ۱ سیر فی من چندہ خاص ادا کریں۔ اور جو زمیندار اپنا چندہ عام باقاعدہ شرح کے مطابق نقدی کی صورت میں دیتے ہیں۔ وہ اپنے سالانہ چندہ کا ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ بطور چندہ خاص زائد ادا کریں۔ اس چندہ کے لئے حضور نے یہ سہولت بھی رکھدی ہے۔ کہ یہ تین مہینوں میں باقساط ادا کیا جائے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے پیارے امام کی اس آواز پر دلی جوش اور مسرت کے ساتھ لبیک کہیں۔ اور اس تحریک میں پورے طور پر حصہ لے کر خدائے تعالےٰ کے برگزیدہ اور اپنے مہربان آقا کی دعاؤں کے مورد ہوں۔ کہ یہ ان کی دینی و دنیوی نجات کا باعث ہوں گی۔ اس امر کا خاص لحاظ رکھا جانا چاہیئے۔ کہ اس چندہ خاص کا اثر چندہ عام پر مطلقاً نہ پڑنے پائے۔ جماعتوں کے کارکنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو پورے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور حتی الامکان ہر احمدی سے یہ چندہ وصول کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احباب جماعت کیلئے وصیت کی جو تحریک منشائے ایزدی کے ماتحت جاری فرمائی تھی۔ اس میں موصیوں کی روحانی ترقیات کے علاوہ یہ مصلحت بھی تھی۔ کہ اشاعت اسلام کے کام میں مالی سہولت پیدا ہو۔ مگر افسوس ہے۔ کہ احباب سلسلہ نے اس کی طرف ابھی کما حقہ توجہ نہیں کی۔ اگر احباب اس کی طرف پوری کوشش سے متوجہ ہوں۔ تو جماعت کی مالی حالت بہت مضبوط ہو سکتی ہے۔ اور پھر بار بار چندوں کے لئے خاص تحریکیں کرنے کی ضرورت بھی باقی نہ رہیگی۔

نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ سال گذشتہ جو الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ بہت کچھ خوش کن اور امید افزا ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ سال وصیتوں کی آمد میں معتد بہ اضافہ ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر جماعت کو چاہیئے۔ کہ مقامی طور پر کسی دوست کو سیکرٹری وصایا مقرر کرے۔ جس کا فرض ہو۔ کہ وقتاً فوقتاً احباب جماعت سے ملکر وصیت کے لئے ان کو تحریک کرتا رہے۔

جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر اس وقت دنیا کے جملہ مذاہب ہیں۔ لیکن صرف آریہ سماج کی مالی طاقت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ابھی ایک ہندو رئیس نے اپنی لکھوکھا روپیہ کی جائداد آریہ پرتی ندھی سبھا سی۔ پی کو دیدی ہے۔ اس سے قبل بھی اسی آریہ سماج کو ۲½ لاکھ روپیہ کی جائداد اسی طریق پر مل چکی ہے۔ یہ صرف ایک صوبہ کی آریہ سماج کا حال ہے۔ اور اس پر دوسرے صوبوں کا بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ پھر آریہ سماج کے علاوہ دوسری اقوام بھی ہیں۔ جو آریوں سے بھی زیادہ دولتمند اور مالدار ہیں۔ عیسائی مشن تمام روئے زمین پر پھیل چکے ہیں۔ اور ان کو کامیاب بنانے کے لئے عیسائی حکومتیں بے شمار زر و مال خرچ کر رہی ہیں۔ پس ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اسے کس قدر مالی قربانیوں کی ضرورت ہے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام انجام کار تمام باطل ادیان پر غالب آئے گا۔ تمام دنیا نور ایمان سے منور ہو جائیگی۔ اور کفر دنیا سے مٹ کر رہیگا۔ اور یہ وعدہ الہٰی بہر حال پورا ہو کر رہیگا۔ پس یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی اور سعادت ہوگی۔ اگر ہمیں خدمت اسلام کا کوئی موقعہ میسر آ سکے۔

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اسلامی پردے کے متعلق

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تشریحات

(الفضل کے رپورٹر کے قلم سے)

ڈلہوزی ۲۹ جون۔ نماز جمعہ کے بعد شیخ عبدالغفور صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ نے پوچھا۔ اسلامی پردہ کی کیا حدود ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

زیادہ سے زیادہ پردہ تو یہ ہے۔ کہ منہ سوائے آنکھوں کے اور وہ لباس جو جسم کے ساتھ چسپاں ہو چھپایا جائے باقی الا ما ظہر کے ماتحت کسی مجبوری کی وجہ سے جتنا حصہ ننگا کرنا پڑے۔ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار عورت منہ پر نقاب ڈال کر گوڈی وغیرہ زمینداری کا کام نہیں کر سکتی اس کے لئے جائز ہے کہ ہاتھ اور منہ ننگے رکھے۔ تاکہ کام کر سکے۔ لیکن جن عورتوں کو اس قسم کے کام نہ کرنے ہوں۔ بلکہ یوں سیر کے لئے باہر نکلنا ہو۔ ان کے لئے یہی چاہیئے کہ منہ کو ڈھانکیں

آج کل پردہ کے متعلق جس طریق پر بحث کی جا رہی ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے۔ کہ قرآن کریم کی وہ آیت جس میں پردہ کا حکم ہے۔ اسے اور معنے پہنائے جائیں۔ اگرچہ اس آیت سے وہ بات نہیں نکلتی جو نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کیا معنی سمجھے۔ اور پھر صحابہ نے کیا سمجھے۔ اور اس پر کس طرح عمل کیا۔

اس کے متعلق جب دیکھا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت منہ پردہ میں شامل تھا۔ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسہ کے لئے شادی کی تجویز کی۔ تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ وہ جا کر دیکھ آئے۔ لڑکی کا رنگ کیسا ہے۔ اگر اس وقت چہرہ چھپایا نہ جاتا تھا۔ تو پھر عورت کو بھیجکر رنگ معلوم کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے کہا ام ہانی میں نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ چال دیکھکر پہچان لیا ہے۔ نہ یہ کہ شکل دیکھکر۔ کیونکہ ایسے انسان کو جو واقف ہو۔ یہ کہنا کہ میں نے تمہاری شکل دیکھکر تمہیں پہچان لیا ہے۔ کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپ کی ایک بیوی آپ کے پاس آئیں۔ شام کا وقت ہو گیا۔ آپ انہیں گھر پہنچانے کیلئے ساتھ جا رہے تھے۔ کہ رستہ میں دو آدمی ملے۔ غالباً منافق ہوں گے۔ کہ آپ نے خیال کیا۔ ان کے دل میں کوئی بدظنی نہ پیدا ہو۔ آپ نے اپنی بیوی کے منہ سے پردہ ہٹا کر کہا۔ یہ میری بیوی ہے۔ جو میرے ساتھ ہے۔ اگر منہ کھلا رکھا جاتا تھا۔ تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح اپنی بیوی کا چہرہ دکھانے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

اسی طرح ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ میں فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ مگر معلوم نہیں وہ کیسی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھنا جائز ہے۔ تم دیکھ سکتے ہو۔ اس شخص نے اس لڑکی کے باپ سے آکر یہ بات کہی۔ تو اس نے کہا۔ میں اپنی لڑکی دکھانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یہ باتیں لڑکی بھی سن رہی تھی۔ اس نے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جائز قرار دیا ہے۔ تو کیوں روکا جاتا ہے۔ اگر لڑکی کھلے منہ پھرتی۔ تو اول رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور پھر لڑکی کے باپ سے کہنے کی کیا ضرورت تھی۔

اس قسم کے بہت سے واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کھلے منہ عورتیں نہ پھرتی تھیں۔ ہاں کام کے لئے باہر نکلتی تھیں۔ مردوں سے باتیں کرتی تھیں۔ جنگوں میں شامل ہوتی تھیں۔

اصل میں بات یہ ہے۔ کہ پردہ کے متعلق بے جا جوتشدد کیا گیا۔ اس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ پردہ کو بالکل اڑا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے۔ عورتوں کو ڈولی میں لاتے۔ اور پھر ڈولی کے ارد گرد پردہ تان کر گاڑی میں سوار کراتے۔ یہ بے جا سختی تھی۔ مگر یہ طریق بھی خطرناک ہے۔ کہ اصل مسئلہ کو بگاڑا جا رہا ہے۔ اس طرح اسلام پر زد پڑتی ہے۔ اگر مخالفین پردہ یہ کہیں کہ اسلام میں پردہ کا حکم تو ہے۔ مگر ہم اس کی پابندی نہیں کرتے۔ تو یہ اور بات ہے۔ سمجھ لیا جائے گا۔ جس طرح اور کئی شرعی باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ اسی طرح اس پر بھی نہیں کرتے۔ اور جب یہ سمجھ آ جائیگی۔ کہ اسلامی پردہ کسی لحاظ سے مضر نہیں۔ بلکہ مفید ہے۔ تو لوگ اس کی پابندی کرنے لگ جائیں گے۔ مگر یہ کہنا کہ اسلام میں پردہ کا حکم ہی نہیں ہے۔ یہ اسلام پر حملہ کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھا دی جائیگی۔ ان سے پھر توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ اصل پردہ کی پابندی کبھی اختیار کر سکیں گے۔

موجودہ جو پردہ ہے۔ میں تو اسے سیاسی پردہ کہا کرتا ہوں۔ کیونکہ حالات اس قسم کے ہیں۔ انگریزی قانون میں عصمت کی قیمت روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے احتیاط کی ضرورت ہے۔ ورنہ جہاں مسلمانوں کی حکومت ہو۔ وہاں عورتیں بھی باہر آزادی کے ساتھ چل پھر سکتی ہیں۔

عرب میں میں نے دیکھا ہے۔ عورتیں بازاروں میں جاتی اور چیزیں خریدتی ہیں۔ اور وہاں کے لوگوں نے بتایا۔ کہ ہماری خریدی ہوئی چیز عورتوں کو پسند بھی نہیں آتی۔ وہ کہتی ہیں۔ مرد کیا جانیں کپڑا کیسا پہننا چاہیئے۔ یا اور چیزوں کے متعلق انہیں کیا واقفیت ہو سکتی ہے۔ وہ خود جا کر خرید و فروخت کرتی ہیں۔

شیخ عبدالغفور صاحب:۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب سے پردہ کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے کہا تھا۔ کہ میرا دل تو یہی چاہتا ہے۔ کہ عورتیں ننگے منہ پھریں۔ مگر مجھ میں ابھی تک اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں اس کو برداشت کر سکوں میں چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے توفیق دے۔ کہ جو اسلامی پردہ ہے۔ وہ کرا سکوں۔ یعنی منہ کھلا رکھاؤں۔

مولوی صاحب نے اس کی تائید میں یہ بات بیان کی تھی۔ کہ اگر منہ کھلا نہ رکھا جاتا تھا۔ تو پھر قرآن میں یہ حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ مرد اور عورتیں اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ آنکھیں اور ناک کے ارد گرد کا تھوڑا تھوڑا حصہ ننگا رکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا:۔

شیخ عبدالغفور صاحب:۔ کیا عورتیں خود سودا خریدنے بازاروں میں جا سکتی ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح:۔ جا سکتی ہیں۔ اگر کوئی خطرہ نہ ہو۔ موجودہ برقعہ بہت تکلیف دہ چیز ہے۔ مجھے یہ ناپسند ہے۔ مصری طرز کا برقعہ آرام دہ ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پردہ کی وجہ سے عورتیں ترقی نہیں کر سکتیں۔ ان کی صحت خراب رہتی ہے۔ مگر یہ درست نہیں۔ وہ عورتیں جو بے پردہ پھرتی ہیں۔ وہ کیا کر رہی ہیں۔ جو پردہ کرنے والی نہیں کر سکتیں۔ جس وقت عورتیں اسلام کے احکام کے مطابق پردہ کرتی تھیں۔ اس وقت تو ان کی صحتیں بھی اچھی تھیں۔ وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ دشمن کو مارتی بھی تھیں مگر اب بے نقاب پھرنے والی کچھ نہیں کر رہیں۔ دراصل صحت امنگ اور امید سے قائم رہتی ہے۔ جب کسی میں امنگ ہی نہ ہو۔ تو چاہے اسے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا کر دو۔ وہ نیچے ہی گری ہوئی ہوگی۔ اور اگر امنگ اور امید ہو۔ تو خواہ لحاف اڑھا دو۔ پھر بھی وہ بلند ہوتی جائیگی۔ کلیلہ دمنہ والے نے ایک چوہے کی مثال لکھی ہے۔ کہ کسی نے کسی شخص سے شکایت کی۔ کہ چوہا ہر چیز خراب کر دیتا ہے۔ اس نے کہا۔

اونچی جگہ رکھ دیا کرو۔ اس کے جواب میں شکایت کرنے والے نے کہا۔ چوہا وہاں بھی اچھل کر پہنچ جاتا ہے۔ اس نے کہا پھر کوئی بات ہے تم چوہے کا بل کھود دو۔ جب بل کھودا گیا۔ تو اس میں سے نقدی نکلی۔ وہ اس نے لے لی۔ پھر جب چوہا باہر آیا۔ تو بالکل ادھ موا تھا۔ اچھی طرح چل بھی نہ سکتا تھا یہ چوہے کی تو مثال دی گئی ہے۔ انسانوں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ کسی بات پر ہی ہمت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ وہ عورتیں جو کھلے منہ پھرتی ہیں۔ وہ ان عورتوں کے مقابلہ میں کیا کر سکتی ہیں۔ جو عرب میں منہ پر نقاب ڈال کر رہتی ہیں۔ وجہ یہ کہ عرب کی عورتوں کو اپنے ملک میں آزادی حاصل ہے۔ اسلئے باوجود پردہ کی پابندی کرنے کے وہ طاقتور اور مضبوط ہوتی ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ موجودہ پردہ کی اصلاح کی جائے۔ جب تک یہ قائم رہیگا۔ اس وقت تک۔ ان کا پلہ بھاری رہیگا۔ جو پردہ کے خلاف ہیں۔ اور یہ اصلاح اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہوں۔ وہ خود شرعی پردہ پر عمل کریں۔ پردہ کرتی ہوئی کام کاج کرتی ہیں ان کی صحت بھی اچھی ہو۔ وہ عورتوں کو بتائیں۔ کہ دیکھو پردہ کی پابندی کرتے ہوئے ہر طرح کی ترقی کی جا سکتی ہے۔ ایسی عورتوں کی باتوں کا عورتوں پر اثر ہو سکتا ہے۔ مردوں کے کہنے کا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عورتیں کہدیتی ہیں۔ کہ تم باہر پھرتے ہو تمہیں کیا معلوم ہے۔ پردہ کی کیا تکالیف ہیں۔

میرے نزدیک یہ بھی ظلم کیا جاتا ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی لڑکیوں کو برقعہ اڑھا دیا جاتا ہے۔ اس سے ان کی صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ قد بھی اچھی طرح بڑھ نہیں سکتا۔ جب لڑکی میں نسائیت پیدا ہونے لگے۔ اس وقت سے پردہ کرانا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

انگریزی بالوں کے متعلق

کسی شخص نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ "انگریزی بال رکھنے چاہئیں یا نہیں۔ میں نے پہلے رکھے ہوئے تھے مگر والد کے کہنے سے کٹوا دئیے ہیں۔ اب دل سخت بے چین ہو گیا ہے آپ کے ارشاد کا منتظر ہوں"۔

اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ کہ "ایسے بال رکھنے ناپسندیدہ ہیں۔ ان باتوں میں رکھا کیا ہے۔ کہ ان کے کاٹنے سے آپ کا دل بے چین ہو گیا"۔

صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت

(از جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن)

ہمارے مکرّم و محترم جناب میر صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات چھوٹی چھوٹی کہانیوں میں لکھنے شروع کئے ہیں۔ اور اس مفید مضمون کی پہلی قسط الفضل مجریہ ۲۴ - مئی ۱۹۲۸ء میں شائع ہو چکی ہے۔ آج اسکی دوسری قسط ہدیۂ ناظرین ہے

(ایڈیٹر)

حضرت علیؓ کا اسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے اول پہلے دن حضرت خدیجہ ایمان لائیں۔ اور آپؐ کے ساتھ انہوں نے نماز پڑھی۔ ان دنوں حضرت علیؓ بھی آپؐ کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ جب انہوں نے دونوں کو نماز پڑھتے دیکھا۔ تو عرض کیا کہ اے بھائی یہ کیا چیز ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ یہ خدا کا دین ہے۔ جو اس نے انسانوں کے لئے پسند کیا اور اپنے پیغمبروں کو اس کی تبلیغ کے لئے بھیجا۔ میں تمہیں بھی اللہ کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں۔ اور لات و عزیٰ سے انکار کرنے کی ترغیب دیتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا یہ تو ایسی بات ہے۔ جو آج سے پہلے میں نے نہیں سنی تھی۔ اسلئے میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ جب تک اپنے باپ ابو طالب سے اس کا ذکر نہ کر لوں۔ آنحضرتؐ کو یہ بات پسند نہ تھی۔ کہ جب تک ان باتوں کے ظاہر کرنے کا حکم نہ ہو۔ لوگوں میں افشائے راز ہو جائے۔ اس لئے آپؐ نے فرمایا۔ کہ اے علیؓ اگر تم اسلام نہیں لاتے تو کم از کم اس بات کو ابھی پوشیدہ رکھو۔ اس پر حضرت علیؓ اس رات کو خاموش رہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈالدی اور صبح اُٹھ کر وہ آنحضرتؐ سے کہنے لگے کہ اے محمدؐ کل آپ نے مجھے کیا کہا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے کہا تھا۔ کہ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور لات و عزیٰ کا انکار کرو۔ حضرت علیؓ نے اسکو منظور کر لیا اور اسلام لائے۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر دس برس کی تھی اور حضرت خدیجہؓ کے دوسرے دن مسلمان ہوئے تھے۔ پھر کچھ مدت تک صرف یہی تین شخص دنیا میں خدا کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہانتک کہ گھر سے باہر کے لوگوں میں حضرت ابو بکر صدیق ایمان لائے۔

نکاح کی تاکید

عکافؓ نام ایک صحابی تھے۔ وہ ایکدن آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپنے ان سے پوچھا اے عکاف تمہاری عورت ہے انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپنے فرمایا تم تندرست اور مالدار ہو۔ عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپنے فرمایا پھر تم شیطان کے بھائی ہو۔ یا تو تم عیسائی درویش بنجاؤ کیونکہ وہ کنوارے رہتے ہیں اگر ہم میں رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ تم بھی وہی کرو۔ نکاح کرنا ہماری سنت ہے۔ اور جو شادی نہ کریں وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔ اے عکاف تم پر افسوس جلدی شادی کرو۔ عکاف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ میں نکاح کر لوں گا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا خدا کا نام لے کر میں نے کلثوم کی بیٹی کریمہ سے تمہارا نکاح کر دیا

سب نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں

ایک دن آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام بھی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام بھی۔ اور میں بھی نبوت سے پہلے مکہ کی پہاڑی اجیاد پر بکریاں چرایا کرتا تھا۔

اسی طرح آپؐ نے ایک دن فرمایا کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے بھی۔ فرمایا ہاں میں نے بھی۔ مزدوری پر مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

بیوقوفی کی حد

ایک صحابی بیان کرتے ہیں۔ کہ زمانہ جاہلیت میں ہمارے خاندان کے لوگ ایک بت کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اس بت کا نام [illegible] تھا اسی طرح ایک سیسے کا بت دوسرے خاندان کے پاس تھا۔ [illegible] شکل عورت کی طرح تھی۔ ایک اور بت کو بھی ہم پوجا کرتے تھے اس کا نام ذوالخلصہ تھا۔ ان کے سوا ہم پتھروں کی بھی پوجا کیا کرتے تھے۔ جہاں کہیں اچھا سا پتھر دیکھتے۔ اسے اُٹھا لیتے۔ پھر جب اس سے زیادہ کوئی اچھا پتھر ملجاتا۔ تو پہلا پتھر پھینکدیتے۔ اور نئے کی پوجا کرنے لگتے۔ جب سفر میں ہمارے اونٹ پر سے ایسا کوئی پتھر اسباب میں سے نکلکر گر پڑتا۔ تو ہم کہا کرتے کہ ہمارا خدا گر پڑا۔ اب کوئی اور پتھر ڈھونڈو۔ غرض یہی بیہودگیاں رہا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہو کر ہمکو ان باتوں سے [illegible]

دختر کشی کی سزا

ایک صحابی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری والدہ زمانہ جاہلیت ہی میں مرگئیں۔ مگر وہ بڑی نیک اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے والی اور خوبیوں والی بی بی تھیں۔ کیا ہم لوگ امید رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے انکو بخش دیا ہوگا۔

آنحضرتؐ نے پوچھا یہ تو بتاؤ کہ کبھی انہوں نے کسی لڑکی کو زندہ درگور بھی کیا تھا یا نہیں؟ اس صحابی نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ یہ کام تو انہوں نے کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا پھر تو وہ دوزخ کی سیر کر رہی ہیں۔

دین حق کا متلاشی

ایام جاہلیت میں آنحضرتؐ کے ایک دوست تھے۔ وہ آپکے نبی مبعوث ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے۔ مگر ان کے بیٹے سعید جو حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ وہ آپؐ کے دعوےٰ کرنے کے بعد جلدی ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ آپؐ کے ان دوست کا نام زید بن عمرو تھا یہ اپنی زندگی میں سچے دین کی تلاش میں لگے رہتے تھے۔ ایک خدا کی عبادت کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ میرا خدا ابراہیم کا خدا ہے اور میرا دین ابراہیم کا دین ہے۔ اور جو جانور بتوں کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا۔ اس کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ان کا مقولہ تھا۔ کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا اور خدا نے ہی آسمان سے پانی برسایا۔ اور خدا نے ہی اس کے لئے گھاس پیدا کی۔ پھر تم اس کو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کرتے ہو! اسی طرح وہ لڑکیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دینے کے مخالف تھے۔ اور لوگوں کو اپنے پاس سے روپیہ دے دیکر ان کی لڑکیاں لے آیا کرتے تھے۔ اور انکی پرورش کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ اپنے گھر سے دین حق کی تلاش میں نکلے۔ اور یہودیوں کے پاس خیبر میں پہنچے۔ مگر ان کا دین انہیں پسند نہ آیا۔ کیونکہ وہ لوگ خدا کی عبادت بھی کرتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ شرک بھی کرتے تھے۔ کہنے لگے یہ وہ دین نہیں جسکی تلاش میں میں گھر سے نکلا ہوں۔ وہاں سے چلتے وقت ایک بڈھا یہودی نیک مرد انہیں ملا۔ اور کہنے لگا کہ جس قسم کا دین تم ڈھونڈتے ہو۔ اس کا پابند سوائے ایک درویش بزرگ کے اور کوئی نہیں۔ اور وہ فلاں جگہ حجرہ میں رہتا ہے۔ یہ سنکر زید اس درویش کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں اس نے ان سے پوچھا۔ کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو زید نے کہا میں مکہ کا باشندہ ہوں۔ درویش بولا۔ کہ جس چیز کی تم تلاش میں ہو وہ تمہارے ملک بلکہ تمہارے اپنے ہی شہر مکہ میں آ گئی ہے۔ کیونکہ وہاں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے۔ اور اس کے نشان کے لئے جو ستارے نکلنے تھے وہ نکل چکے۔ باقی جتنے دین تم نے دیکھے ہیں وہ سب گمراہی پر ہیں۔ پھر زید وہاں سے مکہ واپس آ گئے۔ مگر افسوس کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے ہی مر گئے۔ وہ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ اگر مجھے تیری عبادت کرنیکا طریق معلوم ہو جاتا۔ تو میں اسی طرح تیری عبادت کرتا۔ مگر افسوس کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ حضرت عمرؓ کے والد خطاب نے انکو مکہ سے نکال دیا تھا۔ بیچارے باہر پہاڑیوں پر رہا کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی چھپ کر شہر میں بھی آ جایا کرتے تھے۔

کون ہے اس سے زیادہ خوش نصیب
یار کے قدموں میں نکلے جس کا دم

جب احد کی لڑائی میں بڑا گھمسان ہوا۔ اور کافروں نے آنحضرتؐ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو مصعبؓ نے آپ کے آگے سے دشمنوں کو ہٹانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ خود شہید ہو گئے۔ اور ابو دجانہؓ جو آپؐ کی حفاظت کر رہے تھے۔ وہ بھی بہت زخمی ہو گئے۔ آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک کو صدمہ پہنچا۔ آپؐ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ اور ہونٹ زخمی ہو گیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ کوئی ہے جو اس وقت ہمارے لئے اپنی جان قربان کرے۔ پانچ انصاریوں کی جماعت لبیک لبیک حاضر حاضر کہتی ہوئی آگے کو لپکی۔ ان میں ایک صحابی زیادؓ بھی تھے۔ یہ لوگ کفار کے حملہ سے آپؐ کی حفاظت کرتے رہے۔ اور ایک ایک کر کے پروانوں کی طرح شمع کے اوپر نثار ہو کر گرتے گئے۔ یہاں تک کہ زیاد کے سوا باقی سب شہید ہو گئے۔ آخر یہ بھی لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو کر گر پڑے۔ اتنے میں اور مسلمان آپؐ کی حفاظت کو پہنچ گئے۔ اور انہوں نے مارتے مارتے دشمنوں کو ذرا پیچھے ہٹا دیا۔ اس وقت زیادؓ ابھی سسک رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ زیاد تم میرے پاس ہو جاؤ اور اپنے قدموں میں ان کا سر رکھ لیا۔ یہاں تک کہ اس خوش قسمت عاشق زار نے وہیں آپ کے قدموں میں اپنی جان خدا کو سپرد کی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آنحضرتؐ کا خاندان اور قوم

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ دنیا کی سب مخلوقات میں سے خدا نے حضرت ابراہیم کی اولاد کو فضیلت دی۔ پھر حضرت ابراہیم کی اولاد میں حضرت اسمٰعیل کو بڑا بنایا۔ پھر حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں قریش کی قوم کو باقی سب پر فضیلت دی۔ پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو سب پر منتخب کیا۔ پھر بنو ہاشم میں سے مجھے سب سے بڑا بنایا۔ سو میں آدم کی اولاد میں سب سے افضل اور تمام نبیوں کا سردار ہوں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

حیادار مزدور (زمانہ جاہلیت)

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ جب قریش کے لوگ کعبہ کی تعمیر کیلئے پتھر جمع کرنے لگے۔ تو آنحضرتؐ بھی اور لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھو ڈھو کر لاتے تھے۔ ایکدن آپ اسی طرح پتھر ڈھو رہے تھے۔ اور اس وقت آپؐ کے بدن پر صرف ایک تہ بند تھا۔ آپ کے چچا عباسؓ نے دیکھا۔ کہ آپؐ کے شانے پتھروں سے چھلے جاتے ہیں۔ ان کو ترس آیا اور کہنے لگے اے بھتیجے تم اپنی تہ بند اتار کر پتھروں کے نیچے رکھ لو۔ یہ کہکر عباسؓ نے بڑھ کر خود ہی آپ کا تہ بند کھینچ لیا۔ اور آپ کے شانوں پر رکھ دیا۔ آنحضرتؐ ننگے ہو گئے۔ آپ کو اپنے ننگے ہونے کا اتنا صدمہ ہوا کہ آپ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اس موقعہ کے سوا آپ کو کبھی کسی نے ننگا نہیں دیکھا۔ (عرب کے لوگ ایک دوسرے کے سامنے ننگے ہو جانے کو عیب نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ خانہ کعبہ کا طواف بڑے شوق سے ننگے ہو کر کیا کرتے تھے۔ اس بدرسم کو بھی آنحضرتؐ نے ہی فتح مکہ کے بعد حکماً منع فرمایا)

عرب میں بت پرستی کا رواج دینے والا (زمانہ جاہلیت)

حضرت اسمٰعیل کے زمانہ سے کعبہ میں صرف اکیلے خدا کی پرستش ہوتی تھی۔ بلکہ صدیوں تک یہی حال رہا۔ وہاں نہ کوئی بت تھا نہ تصویر۔ نہ وہاں کے لوگ جو حضرت اسماعیل کی نسل اور متعلقین میں سے تھے۔ کوئی شرک کرتے تھے۔ آخر ایک بدبخت عمرو بن لحی پیدا ہوا جس نے دوسرے ملکوں میں بت پرستی ہوتے دیکھی تو وہاں سے کئی بت مکہ میں لے آیا۔ اور کعبہ میں رکھ دئے۔ اس زمانہ سے قریش میں بت پرستی پھیل گئی۔ یہی شخص تھا جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم عرب میں ایجاد کی تھی۔ پھر تو بت پرستی کو وہ ترقی ہوئی کہ خاص کعبہ میں ۳۶۰ بت نصب کر دئے گئے۔ اور حضرت ابراہیم۔ اسمٰعیل۔ مریم۔ اور عیسےٰ علیہم السلام کی تصاویر بھی دیواروں پر بنا دی گئیں۔ اور خدا کے قدوس کا حرم نجس بتوں کا گھر بن گیا آنحضرتؐ نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ میں نے جہنم کا نظارہ دیکھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ عمرو بن لحی بھی اسمیں بڑا عذاب بھگت رہا ہے۔

لمبے ہاتھ (مدینہ)

ایکدفعہ آنحضرتؐ کی بیبیاں جمع ہو کر آپکی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ہم میں سے کون مرنیکے بعد سب سے پہلے آپ سے ملیگی آپنے فرمایا جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں امہات المومنین نے لکڑی لیکر اپنے اپنے ہاتھ ناپنے شروع کرد ئے۔ حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ مگر آنحضرت کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب نے وفات پائی وہ آپ کی بیبیوں میں سب سے زیادہ سخی تھیں۔ اُسوقت لوگوں نے سمجھا کہ لمبے ہاتھ سے آپ کی مراد سخاوت تھی۔

آنحضرتؐ کی مہر (سنہ ۷ھ)

صلح حدیبیہ کے بعد جب آنحضرتؐ نے ارادہ فرمایا کہ بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ بادشاہ لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے اس پر آنحضرت نے ایک انگوٹھی چاندی کی بنوائی اور اس پر یہ الفاظ نقش کرائے محمد رسول اللہ یہ تصویر اس مہر کے نقش کی ہے پھر آپ اس انگوٹھی کو پہنے رہتے۔ اور آپکی سب خطوط پر اسکی مہر لگا کرتی آپ کی وفات کے بعد یہ انگوٹھی حضرت ابو بکر کے پاس رہی پھر حضرت عمر کے پاس پھر حضرت عثمانؓ کے پاس۔ حضرت عثمان سے ایکدفعہ ایک کنوئیں میں گر پڑی۔ پھر بہتیرا اسے تلاش کیا۔ اور کنوئیں میں غوطہ لگانے والے اندر اترے۔ اور نیچے تک کنوئیں کی باہر نکال ڈالی مگر انگوٹھی کا پتہ نہ چلا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کی بےنظیر کامیابی

ہندوستان کے طول و عرض میں ۱۷ جون کو عظیم الشان جلسے

ریل گاڑی میں ۱۷ جون کا جلسہ

۱۷ جون سنہ ۱۹۲۸ء کو میں کراچی میں تھا۔ اس دن وہاں کے اس جلسہ میں شریک ہونے کو دل چاہتا تھا۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دینے کے لئے ہونا تھا مگر مجبوری تھی۔ ٹھہرنا مشکل تھا۔ آخر ۳ بجے گاڑی میں سوار ہو گیا۔ اور اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین کی سیرت پر لیکچر دینا شروع کر دیا جب دوسرا اسٹیشن آیا تو اس کمرہ سے نکلکر دوسرے کمرہ میں جا پہنچا۔ اور وہاں لیکچر دیا۔ غرضیکہ اسی طرح بفضلہ تعالیٰ سات گاڑیوں میں پہنچ کر ۱۷ جون کو ۳ بجے سے ۱۲ بجے تک میں نے لیکچر دئے۔ جن کو ہندو مسلمان۔ سکھ عیسائی غرضیکہ ہر طبقہ نے پسند کیا۔ ہر لیکچر کی تمہید میں لوگوں کو یہ بتا دیتا تھا۔ کہ میرے آقا اور مولا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے آج تمام ہندوستان میں لیکچر ہو رہے ہیں۔ اور چونکہ میں کسی جگہ جلسے میں شرکت نہیں کر سکا۔ اس لئے میں اپنے گناہ کا کفارہ آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کرنے کے واسطے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر آپ مہربانی فرما اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے ذرا توجہ سے میرا لیکچر سنیں گے۔ تو مسلمان اصحاب ثواب میں شریک ہوں گے۔ اور ہندو مسلمان سکھ اصحاب کی معلومات میں اضافہ ہونے کے علاوہ بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جائینگی۔ تمام گاڑیاں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ قریباً آٹھ سو آدمیوں نے میرا لیکچر سنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

نیازمند۔ ڈاکٹر شفیع احمد ایڈیٹر اخبار زلزلہ۔ دہلی

خوشاب میں جلسہ

۱۷ جون سنہ ۱۹۲۸ء کو جماعت احمدیہ خوشاب کا جلسہ زیر صدارت ملک ہدایت اللہ صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ہر مذہب کے آدمیوں کا مجمع چھ سات سو تک تھا۔ تقریریں نہایت دلچسپی سے سنی گئیں ؛ غلام یٰسین خوشاب

ہوشیارپور میں عظیم الشان جلسہ

۱۷ جون کا جلسہ تقریباً رات کے آٹھ بجے چوک سراجاں میں منعقد ہوا۔ باتفاق آراء مولوی الہ دین صاحب میونسپل کمشنر ہوشیارپور صدر مقرر ہوئے۔ تقریباً دو اڑھائی ہزار کا مجمع تھا جلسہ میں ہر فرقہ اور طبقہ کے مسلمان موجود تھے۔

تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف کے بعد معزز صدر نے ایک پُرجوش تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ ہر ایک مذہب اسلام کے اصول کی پیروی کر رہا ہے۔ مگر افسوس! کہ خود مسلمان ان باتوں کو بھلا چکے ہیں۔ نیز فرمایا۔ اگرچہ یہ جلسہ امام جماعت احمدیہ کے حکم سے ہوا ہے۔ لیکن اس میں شریک ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کیونکہ اس سے صرف اشاعت اسلام مقصود ہے۔ نہ کہ فرقہ وارانہ فساد۔

اس کے بعد مشہور شاعر مولانا راحل صاحب ہوشیارپوری کی ایک نعت پڑھی گئی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

اس کے بعد شیخ معراج الدین خان صاحب معراج مشہور شاعر و لیکچرار نے تقریر شروع کی۔ آپ نے مختصراً اسلام کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اور جنگ بدر کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ اگرچہ میرے دل میں مولانا حبیب الرحمان صاحب لدھیانوی کی بہت قدر ہے۔ لیکن میں ان کے اس اعلان کو جس میں اس جلسے میں شریک ہونے کی ممانعت کی گئی ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ بات صرف تعصب پر مبنی ہے پھر آپ نے کہا۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے جلسوں میں شریک ہوں اس کے بعد آپ نے کہا۔ کہ اگرچہ یہ جلسہ امام جماعت احمدیہ جناب بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیان کے حکم سے ہوا ہے لیکن اگر یہ کسی غیر مسلم کی طرف سے حضور سرور کائنات صلعم کے حالات زندگی بیان کرنے کے لئے ہوتا۔ تو اس صورت میں بھی ہم اس کے منعقد کرنے والے کے پاؤں کی خاک بن کر جلسے میں شریک ہوتے۔ اس کے بعد آپ نے ایک نعت شریف پڑھی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ احمدی جماعت دوسری جماعتوں کی نسبت احکام اسلام کی زیادہ پابند ہے ؛

آپ کے بعد مولوی محمد شریف صاحب طارق نے ایک نہایت مؤثر اور پرجوش تقریر کی۔ اور مسلمانوں کو درستی اعمال و اخلاق اور اتباع خیر الانام کی تلقین کی۔

اس کے بعد معزز صدر نے مولانا مولوی احمد علی صاحب بانی مدرسہ سبیل الرحمۃ ہوشیارپوری کو دعا مانگنے کے لئے فرمایا آپ نے دعا مانگی۔ اور جلسہ تقریباً رات کے بارہ بجے نہایت کامیابی کے ساتھ برخاست کیا گیا ؛

(خاکسار محمد علی اشرف)

دھوری (پٹیالہ) میں جلسہ

۱۷ جون سنہ ۱۹۲۸ء کو حسب تجویز حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دھوری میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیخ محمد حسن صاحب مختار درجہ اول نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں پر خاکسار نے ایک ایک گھنٹہ تقادیر کیں۔ عبد اللہ خان احمدی مختار ؛

لدھیکے نیویں میں جلسہ

۱۷ جون سنہ ۱۹۲۸ء کو لدھیکے نیویں میں جلسہ ہوا۔ ہر سہ مضامین پر مولوی جعفر علی صاحب غیر احمدی۔ مولوی عبد المجید صاحب غیر احمدی اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ حاضرین کی تعداد قریباً ایک صد تھی۔ بڑی خیر و خوبی سے جلسہ ہوا۔ اور سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ صدر جلسہ مولوی محمد جعفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ آیندہ سال بھی جلسہ کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور انجمن ترقی اسلام کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے ماہانہ اجلاس ہوا کرینگے۔

بالآخر ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھوں نے کسی نہ کسی رنگ میں انعقاد جلسہ میں مدد دی

(خاکسار احمد علی۔ لدھیکے نیویں)

ننگل رندھیر واہلہ میں جلسہ

حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۱۷ جون کو زیر صدارت چوہدری مہرالدین صاحب نمبردار جلسہ کیا گیا۔ مجوزہ مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ غیر احمدیوں نے بھی تقریریں کیں۔ (مہرالدین)

بھینی میں جلسہ

بمقام بھینی ۱۷ جون علی الصباح منادی کرائی گئی۔ غیر احمدیوں میں سے بھی کچھ لوگ شامل ہوئے۔ بہوئیوال سہجووال کے احمدی بھی جمع ہو گئے۔ خدا کے فضل سے جلسہ نہایت خیروخوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور حاضرین محظوظ ہوئے (محمد عبدالعزیز)

موضع بمبلی میں جلسہ

۱۷ جون کو موضع بمبلی میں جلسہ کیا گیا۔ ہندو مسلمان اور سکھ تقریباً اسی کی تعداد میں موجود تھے۔ ۵ بجے سے لیکر پونے آٹھ بجے تک تقریر رہی۔ لوگ نہایت خوش ہوئے۔ (حق نواز)

موضع منڈاھر میں جلسہ

۱۷ جون کا جلسہ جو مقرر تھا بہت خوبی سے منعقد ہوا جس میں بہت لوگ گرد و نواح کے شامل تھے۔ اور مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی اور ان کے احسانات پر شامل تھا۔ لوگ بہت خوش ہوئے۔ چوہدری سلطان احمد صاحب مدرس نے بھی تقریر کی۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ (خاکسار الدین)

کرنال میں جلسہ

اللہ تعالےٰ کے فضل و رحم سے اور حضور کی دعا سے کرنال میں ۱۷ جون کو زیر صدارت مولوی سراج الحق صاحب (غیر احمدی) جلسہ ہوا۔ سامعین تقریباً ۲۰۰ کے قریب ہونگے (محمد عظیم)

جلال پور بھٹیاں میں جلسہ

۱۷ جون کا جلسہ بڑی خوش اسلوبی سے منعقد ہوا حاضرین نے عاجز کی تقریر کو پسند کیا۔ (سردار خاں)

چک نمبر ۱۱۹ میں جلسہ

بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۲۶ء کو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریر کی۔ سب چک جمع تھا۔ تمام لوگ بڑی خوشی سے آخر تک سنتے رہے (علی اکبر شاہ)

دانہ زید کا میں جلسہ

۱۷ جون ۱۹۲۶ء بروز اتوار علی الصباح ۷ بجے جلسہ بصدارت چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت منعقد ہوا:

اکبر علی صاحب۔ منشی ہدایت اللہ صاحب۔ میاں اللہ دتا صاحب چوہدری محمد علی صاحب اور چوہدری اللہ لوک صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ ہندوؤں کی تعداد اچھی تھی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ بارونق ہوا۔ (اکبر علی)

چک نمبر $\frac{۴۵۵}{\text{گ۔ب}}$ میں جلسہ

۱۷ جون ۱۹۲۶ء $\frac{۴۵۵}{\text{گ ب}}$ تحصیل سمندری میں زیر صدارت میاں لقمان خاں صاحب رئیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل پر فرداً فرداً مختلف پہلوؤں پر مولوی غلام رسول صاحب میاں پہلوان خاں صاحب۔ میاں صلاح الدین صاحب حافظ صاحب امام مسجد نے تقریریں کیں۔ تعداد حاضرین تقریباً سات آٹھ صد تھی۔ جلسہ ہذا نہایت شان و شوکت کے بعد دعا پر ختم کیا۔ (رپورٹر)

چک نمبر $\frac{۳۹۱}{\text{گ ب}}$ میں جلسہ

مورخہ ۱۷ جون چک $\frac{۳۹۱}{\text{گ ب}}$ تحصیل سمندری میں زیر صدارت میاں خدا یار خاں صاحب سفید پوش آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام دنیا پر احسانات اور قربانیوں پر فرداً فرداً منشی رحیم بخش صاحب پٹواری۔ میاں روشن خاں صاحب و امام مسجد نے تقریریں کیں۔ غیر مسلم احباب بھی شامل جلسہ تھے۔ جلسہ ہذا نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ (رپورٹر)

چک نمبر $\frac{۴۳۸}{\text{گ ب}}$ میں جلسہ

۱۷ جون چک $\frac{۴۳۸}{\text{گ ب}}$ تحصیل سمندری میں زیر صدارت نمبردار دیہہ ہذا پہلے ایک دس سالہ غیر احمدی لڑکے نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور اس کے بعد محمد ابراہیم صاحب احمدی نے اخبار الفضل خاتم النبیین نمبر کے پہلے صفحہ کے اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ اور اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور قربانیوں پر مولوی سلیم اللہ صاحب مولوی فاضل نے تقریر فرمائی۔ تعداد حاضرین دو صد کے قریب تھی۔ غیر مسلم بھی شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ بعد دعا ختم ہوا۔ (رپورٹر)

بھیکھو چک میں جلسہ

خدا کے فضل و کرم سے ۱۷ جون کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ حاضرین کی تعداد دو صد کے قریب ہوگی۔ جس میں ہر مذہب و ملت کے اصحاب شریک تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور احسانات پر لیکچر دے گئے۔ نعتیں پڑھی گئیں الحمد للہ کہ حاضرین نے لیکچر نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنے۔ حاضرین کے لئے شربت کا انتظام کیا گیا تھا۔ (ننھے خاں)

موضع اینچولی میں جلسہ

۱۷ جون ۱۹۲۶ء کا جلسہ منشی الطاف حسین صاحب احمدی کے مکان پر ہوا۔ جلسہ کی کارروائی بوقت ۸ بجے دن شروع ہوئی۔ حکیم عبدالصمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا افتتاح کیا۔ پھر منشی الطاف حسین صاحب نے تقریر شروع کی۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریر کو قریباً تین گھنٹہ تک جاری رکھا۔ اہل جلسہ محظوظ و مسرور ہوئے۔ دوسری تقریر حکیم عبدالصمد صاحب احمدی کی ہوئی۔ جو پسند کی گئی۔ (رپورٹر)

میلسے میں جلسہ

بموجب حکم امام جماعت احمدیہ ۱۷ جون کو جلسہ کیا گیا۔ مولوی علی محمد صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب مولوی خدا بخش صاحب بھائی محمد سعید صاحب اور مولوی عبدالغفور صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ (کرم بخش)

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۶ جولائی

کلکتہ کے اخبارات میں ۱۷ جون کے جلسوں کا ذکر

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر ۱۷ جون کو جو جلسہ کلکتہ میں منعقد ہوا۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت کامیاب رہا۔ کلکتہ کے متعدد انگریزی اور بنگالی مؤقر جرائد نے نہایت نمایاں طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ ان کے تراجم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔

دی انگلش مین (۱۸ جون) "بین الاقوامی اتحاد" کے عنوان سے لکھتا ہے:۔

"انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ۱۷ جون کو زیر صدارت سر۔پی۔سی۔رائے البرٹ ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی غرض مختلف مذاہب کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچا کر اقوام ہند میں اتحاد پیدا کرنا تھا۔ مسلمان۔ ہندو۔ عیسائی بہت بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

سر پی۔سی۔رائے نے اپنی افتتاحی تقریر میں مسلمان ہندو عیسائی اصحاب کے یکجا ہونے پر اظہار مسرت کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی اس تحریک کا جو اس نے مختلف اقوام میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے کی ہے۔ خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (قادیان) ڈاکٹر موردنو۔ مسٹر بپن چندر پال اور مسز چکرابرتی نے تقریریں کیں۔"

دی امرت بازار پتر کا (۱۹ جون) "بین الاقوامی اتحاد کی تحریک" "ہندو مسلمانوں کا مشترکہ جلسہ" کے عنوان دیگر اور مذکورہ بالا کوائف کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:۔

سر پی۔سی۔رائے نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ کہ اسلام نے اتقا۔ تحمل وبردباری اور ضبط نفس کی جو تعلیم دی ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ آپ نے خلیفہ ثانی کی زندگی سے اس کی مثالیں بھی پیش کیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب (قادیان) نے کہا۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بہت بڑے مصلح تھے۔ آپ نے شراب نوشی اور دیگر کئی بدعادات اہل عرب سے چھڑوائیں۔ اور نہ صرف یہ کہ ان کو علم دیا۔ بلکہ ان میں قوت اصلاح بھی پیدا کر دی۔ آپ نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ سب مذہبی پیشواؤں کی عزت کریں۔ اس لئے مسلمان یسوع مسیح کرشن۔ رام سب کی عزت کرتے ہیں۔ اسلام نے رواداری کی تعلیم دی ہے۔ اور اسلامی حکومت میں ہر شخص اپنے عقائد کی آزادی کے ساتھ پیروی کر سکتا ہے ؛

مسٹر بپن چندر پال نے کہا۔ اتحاد بین الاقوام کی تحریک نہایت مبارک ہے۔ اور ہر محب وطن ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ اس کا خیر مقدم کرے۔

مسز چکرابرتی نے بھی اس تحریک کا خیر مقدم کیا۔ نیز تحریک کی کہ ایسے ہی جلسے ہندو مسلمان مستورات کو بھی ملکر کرنے چاہئیں۔

ایک بنگالی اخبار "سلطان" (۲۱ جون) لکھتا ہے

جماعت احمدیہ نے ۱۷ جون کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے ہندوستان بھر میں جلسے منعقد کئے۔ ہمیں اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ تقریباً سب جگہ کامیاب جلسے ہوئے۔ اور یہ تو ایک حقیقت ہے کہ اس نواح میں احمدیوں کو ایسی عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ روز بروز طاقت ور ہو رہی ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں جگہ حاصل کر رہی ہے۔ ہم خود بھی ان کی طاقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کے متمنی ہیں۔

اس کے علاوہ اسی اخبار نے اپنی ۱۹ جون کی اشاعت میں بھی جلسہ کی مفصل روئداد شائع کی ہے۔ اور اس میں مجملاً تقریروں کو بھی درج کیا ہے۔

دی امرت بازار پتر کا (۲۰ جون) پٹنہ کے جلسہ کے متعلق لکھتا ہے۔

بانی اسلام کی ذات کے متعلق دوسری اقوام کے لوگوں میں جو غلط فہمیاں ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کے زیر اہتمام اور مسٹر سید عبدالعزیز بیرسٹر ایم۔ ایل۔ سی کے زیر صدارت ۱۷ جون کو انجمن اسلامیہ ہال میں ایک عام جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ تھی۔ کہ اس میں ہندوؤں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ مسٹر پی۔ کے سین بیرسٹر اور مسٹر بلدیو سہائے ایم ایل سی نے آنحضرت صلعم کی زندگی اور تعلیم پر تقریریں کیں۔

برہمن بڑیہ کے جلسہ کے متعلق یہی اخبار لکھتا ہے۔

احمدیہ ایسوسی ایشن برہمن بڑیہ نے ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کو لوکناتھ تالاب پر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے زیر صدارت شاہ صوفی پیر سراج الحق صاحب نعمانی ایک عام جلسہ کا انتظام کیا۔ ہندو اور مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد شامل جلسہ تھی۔ بابو بنکا چندر داسین مختار ستیہ بھوشن دت پلیڈر۔ للت موہن برمن سیکرٹری جاتیہ پرتھشٹی۔ منشی یزدان الرحمن صاحب اور مولوی آصف علی صاحب پلیڈر نے بانی اسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے بحث کی۔ صدر جلسہ نے قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ ہندوستان میں امن اسی طرح قائم ہو سکتا ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کی جائے ؛

جلسہ ہگلی کے متعلق یہی اخبار لکھتا ہے:۔

بانیان مذاہب کی عزت وتوقیر قائم کرکے فرقہ وارانہ فسادات کو مٹانے اور مختلف اقوام میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی غرض سے مسٹر نگندر ناتھ مکرجی سیکرٹری ہگلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی وچیرمین ہگلی چنسرا میونسپلٹی خان بہادر مظہر الانوار چوہدری گورنمنٹ پلیڈر ہگلی اور انیلیا چندر دت ایم ایل سی کی طرف سے ہگلی اور چنسرا کے شرفاء کا ایک مشترکہ جلسہ ۱۷ جون کو ہگلی ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا۔ رائے بہادر ستیش چندر مکرجی چیرمین ہگلی ڈسٹرکٹ بورڈ صدر جلسہ تھے۔ مسٹر واحد حسین صاحب وکیل کلکتہ ہائیکورٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کی تعلیم پر ایک بصیرت افروز مضمون پڑھا۔ فاضل مضمون نگار نے آیات قرآنی سے ثابت کیا۔ کہ اسلام محبت وامن کا مذہب ہے نہ کہ منافرت کا۔ آپ نے بتایا۔ کہ اسلام مذہب کے بارہ میں جبر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ اور کہ اسلام غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

اختتام جلسہ پر ہندو اور مسلمان لیڈروں میں جو وہاں حاضر تھے نہایت محبت آمیز گفتگو ہوتی رہی ؛

رسول اللہ صلعم کے غیر مسلم ثناخوان

احباب کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ غیر مسلم اصحاب کی تقریریں یا مضامین جو انہوں نے ۱۷ جون کے جلسہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق پڑھے ہوں جلد سے جلد بھیجدیئے جائیں۔ تا کہ ان کی اشاعت کا انتظام کیا جائے۔ قابل اور سربرآوردہ غیر مسلم اصحاب کے ایسے مضامین غیر مسلم دنیا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کی طرف متوجہ کرنے آپ کی قدر ومنزلت سمجھنے اور آپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے میں بہت مدد دینگے۔ احباب اس طرف جلد توجہ فرمائیں۔ یہ اعلان حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت کیا گیا ہے۔